سالانہ قیمت ۳ے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے اڈیٹر (مینو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے ایمپرس روڈ۔ لاہور منیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام منیجر صاحب ہونا چاہئے۔ اور مضامین واشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام اڈیٹر ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء	نمبر ۳۷

مسدس

از قلم نصیر کرنالوی

جوشِ وحشت نے کیا چاک گریباں میرا — سینۂ داغوں سے ہوا رشکِ گلستاں میرا
کثرتِ اشک سے ہے حال پریشاں میرا — ناک میں دم نہ کرائے دیدۂ گریاں میرا
تختۂ مشقِ دل آگ ارعیٰ بے جاؤں میں
مورد طعنہ لا یعنی اعداؤں میں۔

حالِ اُمت یہ ہوں مصروفِ بکا زار وقطار — اس چمن میں تھے کہیں پھول کہیں تھے اشجار
نغمہ زن شاخِ گلِ تر پہ تھے ہرسمت ہزار — رہزنِ فصلِ خزاں لوٹ گیا ساری بہار
مثلِ بلبل زار صفت حسرت وغم ہے مجھکو
اے مسیحا ترے پھولوں کا الم ہے مجھکو

ترے شیدا ترے احکام سے مُڑ دینوالے — پاؤں ہر نقشِ قدم پر ترے دھرنیوالے
تری اُلفت میں دل وجاں سے گذرنیوالے — شل پولوس ترے نام پہ مرنیوالے
حیف صد حیف ہوئے سب ہدفِ تیر اجل
اب بہت کم ترے احکام پہ کرتے ہیں عمل

آجکل ہے کوئی دنیائے دُنی کا طالب — ہے ریاکار کوئی مہر ووفا کا سالب
گرگ نکلے ہیں مگر لیکے بشر کے قالب — آدمیت ہوئی معدوم بقولِ غالب
بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا

کئی مستِ مئے خود داری وخود رائی ہیں — کئی آوارہ وسرگشتہ وہرجائی ہیں
کئی میخوار ہیں اور موجبِ رسوائی ہیں — پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے شیدائی ہیں
اس زمانے میں ہوئے لوگ کچھ ایسے مغرور
کہ اُترتا ہی نہیں بادۂ نخوت کا سرور

اے مسیحا تری اُمت کی یہ حالت کیوں ہو — ترے شیداؤں پہ یہ جلبہ مصیبت کیوں ہے
ترے عشاق پہ چھائی ہوئی آفت کیوں ہے — پردۂ عرش میں پنہاں تری رحمت کیوں ہے
اپنے الطاف کے آثار نمایاں کردے
مشکلیں اپنے غلاموں کی سب آساں کردے

ہم مصیبت زدہ مطعون ہیں اغیار نہیں — بے خبر گل کی طرح لوٹتے ہیں خار نہیں
مبتلا ہم ہیں ترے واسطے آزاروں میں۔ — ہم بھی آخر ہیں مسیحا ترے بیماروں ہیں
ہم نہیں دھر میں کچھ جاہ وحشم کے محتاج
مرضِ رُوح کا ہم چاہتے ہیں اپنے علاج

سب بدی سے ہمیں محفوظ کہاے ربِّ قدیر — دُور کر بغض وحسد مکر وریا کی تاثیر
تجھ سے آخر یہ دعا صدق سے کرتا ہے نصیر — کر ہمیں پھر کرم اپنی محبت کا اسیر
پیش ہا گرچہ بعد نازِ جبابۂ دنیا — مایۂ عشق تو از دل شُد بربادۂ دنیا

تقریظ

سبز رنگے بخط سبز مرا کرد اسیر
دام ہم رنگ زمیں بود گرفتار شدم

مردِ غمناک

کیا نام عجیب۔ عیسو کا جو ہے حبیب۔ گنہگار کا ہے طبیب۔ ہیلویاہ کیسا شافی۔ کوئی خیال۔ کوئی تحریک خواہ وہ کیسی ہی مقدس۔ متبرک اور روحانی یا مادی ترقی کے معراج کا زینہ ہی کیوں نہ ہو۔ انسان کا یہ امر طبعی اور فطرتی ہے کہ اگر وہ اس کے مذاق سے تخالف و تباین رکھتی ہو تو وہ اسے اپنی طبیعت میں قبولیت کی جگہ نہیں دیتا گو ایسا کرنے میں اس کا روحانی یا مادی کیسا ہی نقصان کیوں نہ ہو جائے۔

ہم اس وقت اپنے منجیٔ عالم خداوند عیسٰی مسیح کو پیش نظر رکھ کر اس کی سوانح عمری پر اپنے خیالات کو رجوع کرتے ہیں جو رسالہ زیر تقریظ کا موضوع ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے اور نامی گرامی مصلح اوتار پیغمبر ولی۔ امام گذر چکے ہیں۔ اور بعض زمانہ حال میں بقید حیات موجود ہیں۔ ان گذشتہ اور موجودہ واجب الاحترام مقدس زندگیوں کی سوانح عمریاں پڑھو اور اس عجیب شخص آشنائے رنج مرد غمناک کنعان کے چوپان اور ناصرت کے بڑھئی کی سوانح عمری اس کا نام مبارک ہو جس کو چار مورخوں مقدس متی و مرقس و لوقا اور یوحنا نے اپنی اپنی انجیلوں میں لکھا ہے مقابلہ کرو تو ذیل کے نتائج پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتے اول کہ کل بزرگان سلف اور خلف کو چھوڑ کر صرف خداوند یسوع مسیح ایک ایسا شخص ہے جس کی آنے والی زندگی اس دنیا کی زندگی کے جو صلیبی موت کے وسیلہ سے صرف ۶ گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں ختم کی گئی تیسرے روز ہی شروع ہو جاتی ہے جو ابدی ہے۔ اسی زندگی کے ملنے کی کل دنیا آرزو رکھتی ہے ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دوئم کل بزرگوں کی زندگیاں خواہ وہ گذر چکیں خواہ گذر رہی ہیں ہم لوگوں کے واسطے بعض بعض خاص امور میں نمونہ اور عبرت آموز ہیں۔ لیکن ناصرت کے نبی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی مبارک زندگی (جو سب کا خدا مبارک ہے) ہمارے واسطے زندگی ہے۔ اس پر عمل کرنے والے اُس کی روح مقدس کے وسیلہ اس ایمان کے سبب جو اس پر ہے حاصل کر سکتے ہیں لیکن جو طرز تحریر ان چاروں انجیل نویسوں نے اختیار کیا ہے وہ بجائے خود اس قدر سادہ اور سنجیدہ ہے کہ تمام غیر الہامی سوانح عمریوں کی دیکھنے والی آنکھیں جن میں ان کے قابل اور لائق مصنفوں نے رنگ آمیزی اور عبارت آرائی میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھا۔ بے اختیار کہہ اُٹھتی ہیں ؎

زہے صفائی عبارت کہ در تماشاش
بدیدہ باز نگردد نگاہ از اوراق

واقعی جس طرح خدا کی خلقت میں ہر ایک صنعت اُس کی بے تصنع ہے اسی طرح اُس کے کلام میں بھی کسی طرح کی بناوٹ نہیں پائی جاتی ؎

"تکلف سے بری ہے حُسن ذاتی
قبائے گُل میں گل بوٹہ کہاں ہے"

تاہم ان کتب مقدسہ میں کشش اور جذب مقناطیس ہے جس سے اناجیل کا پڑھنے والا بشرطیکہ دعا اور توجہ کے ساتھ پڑھے اُس کا فریفتہ ہو کر مسیح خداوند کے واسطے سب کچھ چھوڑ کر اُس کا پیرو بنجاتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ جیسا پچھلے زمانوں میں اس زمانہ میں بھی لوگ ان مقدس نوشتوں سے صرف خود بچے رہتے ہیں۔ بلکہ اوروں کو بھی ان کے مطالعہ سے بچائے رکھتے ہیں۔ اُن کے خیال میں وہ سحر ہیں جن سے محسور ہو جانے کا احتمال ہے لیکن یہ ایک خاص صورت ہے۔ عموماً لوگ اسی سبب سے کہ وہ اُن کے مذاق سے نسبت نہیں رکھتیں وہ اُنہیں ایسا سمجھتے ہیں جیسے مریض کے لئے مونگ کی اُبالی ہوئی کھچڑی۔ اس لئے اُن کو دلبستگی نہیں ہوتی۔ دور کیوں جائیں اہل مغرب ہی کو دیکھو جن کے وسیلہ سے اناجیل مقدسہ ہندوستان میں شائع ہوئیں۔ جب تک انگریزی زبان میں اپنے ہی لب و لہجہ اور محاورات میں نہ پڑھیں تو اُنہیں وہ لطف نہیں آتا جیسا کہ ہم ایشیائیوں کو ایشیائی طرز تحریر اور اپنے لب و لہجہ اور زبان میں۔ ان مغربی خوش فہم اصحاب نے ہم ہندوستانی مسیحیوں کے مذاق کی کایا پلٹ کرنے کے واسطے گیتوں کا ترجمہ بھی جو انگریزی سے ترجمہ کیا تو انگریزی راگوں میں جو اُنہیں ایسے مرغوب ہیں جیسے ہم کو اپنے ہندوستانی راگ بھیرویں۔ بھاگ۔ بہار۔ دیس بروا۔ دیپک جن سے اہل مغرب کو ذرا بھی دلچسپی نہیں۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اس قدر سمجھ رکھتے ہوئے بھی ہمارے مغربی ہادی کیوں ہمارے گلوں میں اپنے ولایتی راگوں کی بے سُری آوازیں داخل کرتے ہیں۔ گویا دودھ نئے کو پرانی مشکوں میں بھرتے ہیں۔ چونکہ ہمارا اعظم الشیاء روحانی جذبات پیدا کرنے کے لئے ابتدائے آفرینش سے ہی چنا ہوا کھیت ہے۔ پس جتنے جھوٹے یا سچے انبیا اور اصلی اور غیر اصلی الہامی خبر

نور افشان

مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء

احمدی صاحبان کو گورنمنٹ نے مسلمان بنادیا

یہ ایک چند سالوں کا واقع ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب پنجاب میں موجود تھے۔ آپ گورنمنٹ کے دجال اور یاجوج و ماجوج ہونے کی منادی کیا کرتے تھے اور خود مسیح موعود ہونے کے دعوے کے ساتھ بہت کچھ کہتے سنتے رہتے تھے کہ میں اس دجال وغیرہ کو فنا کر کے اسلامی راج قائم کرونگا مسیحیت کی صف لپیٹنے کے خواب دیکھا کرتے تھے۔

آپ کو اپنی مسیحائی کے وہم پر اس قدر اعتقاد و اصرار ہوگیا کہ جو تمام دنیا کے کلمہ گو مسلم ہو کر آپ کے معتقد نہ تھے اُن پر کفر کے فتوے جاری کر دیئے اُن کو اسلام سے ہی جواب دیدیا۔ اس پر ہندوستان کے تمام اسلامی علما نے مرزا صاحب اور آپ کے مریدوں کے کافر و دجال ہونے پر فتوے دیکر اُن کو خارج از اسلام کردیا۔ جس پر ذیل کے الفاظ میں خود مرزا صاحب نے بھی اقبال کیا ہے۔

کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ یا مدینہ میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ ہی میں تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤگے۔ تم تمام اسلامی مخالف علما کے فتووں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ اُن کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہیں کہ تم واجب القتل۔ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۷ء و منارۃ البیضا صفحہ ۳۲۔

یہاں پر خود مرزا صاحب کی زبانی غیر احمدی مسلم دنیا کی نظروں میں مرزا صاحب اور احمدیوں کی مذہبی حیثیت کا بیان موجود ہے وہ خود قبول کر رہے ہیں کہ ہم مرزائی مسلم دنیا کی نگاہ میں مرتد اور واجب القتل ٹھہر چکے ہیں۔ اب اس بات کو دیکھو کہ گورنمنٹ نے ان احمدی صاحبان کو کیسے مسلم بنادیا؟

گورنمنٹ مدراس کے حدود میں ایک شادی شدہ موپلا احمدی ہوگیا۔ اس کی بیوی نے یہ باور کر کے کہ میرا شوہر مرتد ہوگیا ہے اپنا نکاح کسی دوسرے مسلمان سے جا کیا جو اس کا ہم مذہب تھا۔ احمدی شوہر نے عورت اور ملا پر نالش کردی۔ اس پر عدالت نے عورت اور ملا وغیرہ ملزموں کو اس بنا پر بری کردیا کہ احمدی صاحبان دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور عدالت کا یہ فیصلہ بالکل درست تھا مگر مدعی نے ہائی کورٹ مدراس میں اپیل کی عدالت عالیہ نے عدالت ماتحت کا فیصلہ رد کر کے مدعی کو مسلم تسلیم کیا اور عورت کا نکاح ثانی ناجائز ٹھہرادیا۔ یوں گورنمنٹ مدراس نے احمدی صاحبان کو مسلم بنادیا جس کے لئے ہم احمدی صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ دجالی حکومت کے ہاتھ سے مسلم بنائے گئے۔ قادیانی مسیح موعود کی مسیحائی کا یہ بھی ایک لاثانی ثبوت دنیا کی آگاہی میں آیا ہے۔ مدراس گورنمنٹ نے خواہ اسلام کے ساتھ کچھ ہی کیا پر احمدی صاحبان کو اُن کے پیر و مرشد کی اگلی بولیوں کے خلاف اور تمام اسلامی دنیا کے فیصلوں کے خلاف مسلمان ٹھہرادیا۔ اب یہ بات غور کرنے کی ہے کہ یہ اسلام و مسلمانی کیا معنے رکھتی ہے؟

جملہ پیروان اسلام اس بات کو جانتے ہیں کہ گو خدا کی وحدانیت کا اعتقاد اسلام کا رکن ہے پر کسی کا صرف خدا کو ایک ماننے کا اقرار کر لینا اسے مسلم نہیں بناتا ہے۔ شیطان بھی قرآن میں ایک ہی خدا کو ماننے کے جرم میں شیطان بنا تھا۔

حضرت محمد کی نبوت و رسالت کا اعتقاد کسی کو مسلم نہیں بناتا۔ منافق بھی منہ سے حضرت محمد کو نبی رسول مانتا ہوا کاذب قرار پایا ہے۔

قرآن کو اسلام کے تمام فرقے الہامی مانتے ہیں۔ مگر تو بھی ایک دوسرے کے اسلام کی تکفیر کرتے ہیں پس اگر احمدی صاحبان نے خدا کو ایک مانا اور حضرت محمد کو نبی رسول تسلیم کیا اور قرآن کو الہامی مان لیا تو اُن کے سر پر اصلاح یافتہ مسلم ہونے کا سہرا باندھ دینا اور مرزا صاحب اور مسلم دنیا کے مسلمات کے خلاف باندھ دینا یہ گورنمنٹ کے اعلیٰ احسانوں میں سے ایک احسان ہے۔ جس کا احمدیت حق ادا کر ہی نہیں سکتی۔

مباحثہ

لاہور ۱۱ ستمبر کی خبر ہے کہ اتوار کے روز احمدی اصحاب اور چند نے مین مسیحیوں میں مباحثہ ہوا ہم کو اب تک اس بات کا علم نہیں ہوا کہ اس مباحثہ کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی؟ مرزائی صاحبان کس وجہ سے چند مسیحی نوجوانوں سے تعلیم کفارہ پر مباحثہ کرنے کے لئے . . . مجبور ہوئے۔ مسیحی جوانوں کو کس بات نے مجبور کیا کہ وہ احمدی اصحاب سے بغیر کسی تیاری اور امداد کے جا ٹکرائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چند مسیحی جوان مسٹر حسن خاں اور پادری محمد حسین کو ساتھ لے کر احمدی صاحبان کے ہاں جا پہنچے۔ چونکہ مسیحیوں کے ساتھ کوئی مناظر و مباحث نہ تھا اور نہ اس مباحثہ کی لاہوری مسیحیوں کو خبر تھی۔ نہ لاہوری مسیحیوں کی طرف سے کوئی شخص احمدی صاحبان کے اعتراضات کا جواب دینے کو مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ احمدیوں کے ہاں جاکر تعلیم کفارے کو ثابت کرنا صرف چند مسیحی افراد کا شخصی کام تھا۔ لہذا ان میں سے مسٹر حسن خاں نے کلام الٰہی میں سے تعلیم کفارہ پر وہ دلائل پیش کیں جو کسی دوسری جگہ مرقوم ہیں۔ احمدی صاحبان نے انکا جواب کفر گوئی اور ہنسی مخول میں دیا۔ اس پر پادری محمد حسین نے کچھ کہنے کی جرءت کی مگر آپ پر اور بھی تالیاں پٹ گئیں۔ آخر شور و شغب کے درمیان سے مسیحی نکلکر اپنے گھر کو آ گئے۔ ہم فی الحال اس مباحثہ کی نسبت اسی قدر عرض کر سکتے ہیں کہ جب تک احمدی صاحبان کی طرف سے کیفیت نہ سنی جائے تب تک حقیقت چھپی ہے۔ اُن کی سنکر کچھ عرض کرینگے +

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

لودھیانہ کا سی۔ بی۔ بی سکول اور مشن ہائی سکول کا مجموعہ یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ ہے جو دوسری اکتوبر ۱۹۲۲ء کے روز پھر کھلیگا۔ جماعتیں تیسری اکتوبر سے شروع ہو جائینگی جو لڑکے بغیر معقول سبب کے غیر حاضر ہونگے۔ ایک آنہ یومیہ جرمانہ دینا پڑیگا۔ ہر ایک والدین کو چاہئے کہ پراسپیکٹس کے موافق اپنے بچوں کو کپڑے وغیرہ دے کر وقت مقررہ پر سکول بھیج دیں۔ ٹیچر سٹاف نہایت مکمل ہے۔ تعلیمی فوائد کا علم تو تب ہی ہوگا اگر اس نئے سکول میں تعلیم لی جائے۔ گھر بیٹھے لڑکے اس درسگاہ کے فوائد سے ہرگز فائدہ نہ اٹھا سکینگے۔ اگر کسی نے یونگ کرسچن ہائی سکول کی خوبی دیکھنی ہو تو وہ آئے اور دیکھے۔ ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ڈیوائن ہیلنگ

جب میں کتاب مقدس کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور جب اس میں معجزے پڑھتا تھا تو دل نہ مانتا تھا۔ اسی اثنا میں ایک نیک دل اور روح سے معمور پروفیسر سے سوال کیا تو اُس نے کہا کہ جو مسیحی ہے اُس میں اللہ کا یہ فضل ہے کہ وہ تندرستوں کو اچھا کر سکے۔ چنانچہ سب سے پہلا تجربہ جبکہ میرا ایک دوست بیمار تھا اُس پر کیا گیا۔ ہم ہردو نے بارگاہ الٰہی سے دعا کی کہ اے ہمارے آسمانی باپ تو اس مریض کو اپنے اکلوتے بیٹے کے وسیلہ سے شفا یا کر دے۔ چنانچہ دعا کے بعد میں نے اس سے کہا کہ ہم نے آپ کے لئے اللہ سے پورا بھروسہ رکھتے ہوئے دعا کی ہے اور امید ہے کہ آپ کو اللہ کامل شفا بخشیگا وہ بیمار ا درد سے کراہتا ہوا سو گیا۔ تقریبًا ایک گھنٹے کے بعد جب بیدار ہوا تو بالکل تندرست تھا۔ پہلے اُس کی گردن ہل بھی نہیں سکتی تھی۔ مگر اب خدا نے اُسے کامل شفا بخش دی ہے۔ ہم نے نہایت ہی خوشی سے اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ وہ تمام تعریفوں کے قابل ہے۔ متی کی انجیل ۱۷باب میں ۶ سے ۲۰ آیت میں ہمارا خداوند مسیح ہمارے ایمان کی بابت خوب اچھی طرح سے بتلاتا ہے۔ خدا کی اس مہربانی سے میرا پورا پورا بھروسہ ہو گیا۔ اسی اثنا میں میں نے کئی ایک اور باتیں بھی دیکھی ہیں مگر ایک بات کو جو واقعی قابل ذکر ہے ذیل میں عرض کرتا ہوں۔ ۲۹ جون کی رات کو جب میں بالکل تندرست سویا تھا تو میں رات کے ۱½ بجے میرے بائیں گردے میں شدت کی درد محسوس ہوئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ کسی ڈاکٹر کو بلاؤں۔ فورًا خیال آیا کہ سب سے بڑے سرجن کو کیوں نہ بلاؤں۔ فورًا کلام مقدس کے اس بیان کو پڑھا جس میں خدا کی بادشاہت رائی کے دانہ کی طرح مثال دی گئی ہے۔ مطالعہ کے بعد گھٹنے ٹیک کر عاجزی سے دعا مانگی۔ یہ اُس نے خود کہا ہے کہ اگر مانگو گے تو پاؤ گے تو کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ میں خالی واپس آتا۔ ہمارے منجی کے وسیلے سے اُسی وقت کامل صحت ہو گئی۔

میرے پیارے مسیحی بزرگو۔ اس آخری بات نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ

اُسی دن سے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے کہ خدا کے پاس جانے کا صرف ایک راستہ ہے وہ راستہ یسوع مسیح ہے۔ میں ایک پکا مسلمان تھا۔ پر آخری بات سے مجھے پکا یقین ہوگیا ہے کہ مسیحی مذہب ہی خدائی مذہب ہے۔ انہی باتوں نے مجھے مسیحیت کی طرف کھینچا ہے کیونکہ میری یہ آرزو تھی کہ خدا مجھے سیدھے راستے پر لگائے اب مجھے یقین کامل ہوگیا ہے کہ یہی ایک سیدھا راستہ ہے۔

سو ہرگز اگر ہم خدا کے دربار میں شکستہ دل ہوکر اپنے تمام اُلجھاؤ کو دُور کر کے عاجزی سے عرض کریں دعا مانگیں اس وسیلہ کے لئے جو کہ اُس نے ہم کو بتایا ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہم سے پوری محبت سے پیش آویگا۔ ہماری تمام جائز عرضوں کو سُنکر قبول کریگا۔

مرسلہ:۔ "میم"

خُدا محبّت ہے

اثباتِ کفارا

پُرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ کا اعلےٰ اور بالا اُبھرا ہوا مضمون **خدا محبت ہے** کو ظاہر کرتا ہے۔ محبت مسیحی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ محبت دُنیا کی پیدائش کا چشمہ ہے خداوند کی عجیب محبّت نے دنیا کو حکم سے بنایا تاکہ خدا کی عجیب محبت کا دُنیا میں اظہار ہو اور دُنیا کو معلوم ہو کہ خدا محبت ہے اور خداوند کی محبت تقاضا کرے محبّت کا

گناہ

دنیا کی پیدائش کے بعد آدم اور حوّا شیطان کے بہکانے سے مرتکب گناہ ٹھہرے۔ پیدائش ۳۔ اب آدم اور حوّا باغ عدن سے مجرم ٹھہر کر نکالے گئے۔ اور اپنی سزا کی گٹھڑی اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے خدا کی عجیب محبت سے ہمیشہ کے لئے الگ ہوئے۔ گناہ کی دیوار درمیان حائل ہوئی۔

خدا کی محبت

خُدا کسی گناہگار کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ ہر ایک گناہگار توبہ کرے اور جئے خُدا کی محبت کا دریا لہروں پر آیا۔ دنیا کی پیدایش کے شروع میں ہی خداوند کے رحم نے محبت کا تقاضا کیا ہے۔ آدم کی سزا اور حوا کی سزا میں رحم کے چشمہ کو جاری کیا اور وہ رحم یہ تھا کہ عورت کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ پیدائش ۳/۱۵۔ جو سانپ کے سر کو کُچلیگا اور وہ اُس کی ایڑی کو کاٹیگا۔ یہ پاک وعدہ خداوند یسوع مسیح کی نسبت تھا۔ جو آگے چلکر آفتاب صداقت کی طرح روشن ہوگا۔

چمڑے کے کپڑے

آدم اور حوّا کو خدا نے چمڑے کے کپڑے پہننے کے لئے دیئے۔ پیدائش ۳/۲۱۔ یہ چمڑے کے کپڑے قربانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ گویا گناہ کا بدلہ قربانی ہے قربانی کے ذریعہ خُدا کے روبرو سچی توبہ کرنی چاہئیے۔

ہابل اور کاہن کی قربانی

ہابل کی قربانی قبول ہوئی۔ ہابل کی قربانی نیک نیتی اور خلوص دلی کو ظاہر کرتی تھی۔ اس لئے قبول ہوئی۔ پیدایش ۴: ۵۔ پر اس کے بعد حضرت نوح کے طوفان سے بچ جانے کے بعد حضرت نوح نے قربانی چڑھائی پیدائش ۸: ۲۰۔ اخلاقی شریعت اور موسوی شریعت کے زمانہ سے ملاکی نبی جو بائبل شریف کا آخری نبی ہے۔ سلسلہ قربانی جاری رہا۔ مذکورہ بالا قربانیوں کے زمانہ میں خداوند کریم طرح طرح سے کلام کرتا رہا اور اپنی عجیب محبت کا جواب محبت سے مانگتا رہا۔

عجیب محبت سے بھری ہوئی قربانی

حضرت ابراہیم کے بیٹے اصحاق کی قربانی ایک عجیب لاثانی اور نرالی تمام قربانیوں میں معلوم ہوتی ہے۔ یہاں جانوروں اور چوپایوں کی قربانی کے سلسلہ میں آدم کی قربانی طلب کی جاتی ہے۔ خُداوند اپنی عجیب محبت کا جواب ابراہیم سے عجیب محبّت میں طلب کرتا ہے۔ یعنی اپنے اکلوتے بیٹے اصحاق کو قربان کرنیکا حکم دیتا ہے حضرت ابراہیم جو خداوند کی محبت کا قائل تھا سر اور آنکھ پر اس مبارک حکم کو قبول کرتا اور کوہ موریا پر بیٹے کو قربان کرنے کے لئے لے جاتا ہے۔ ابراہیم کے زمانہ سے لیکر آجتک اصحاق کی قربانی ایک عجیب قربانی مانی جاتی ہے اور حضرت ابراہیم اس قربانی کی وجہ سے ایمان داروں کا باپ خیال کیا گیا۔ کتنا بڑا وعدہ حضرت ابراہیم کو ملا۔ پیدائش ۲۲۔

صلیب کی قربانی

حضرت موسےٰ کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے آزاد ہوکر کنعان کی طرف سفر کر رہے تھے۔ تو راستہ میں گناہ پر گناہ کرنے کی وجہ سے خداوند نے اُن کو طرح طرح کی سزا دے کر جگانا چاہا لیکن وے خداوند کی محبت کو فراموش کرتے رہے۔ آخر خداوند نے سانپوں کی سزا مقرر

کی۔ زہریلے سانپ پیدا ہوئے اور اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ بنی اسرائیل پر موت کی بارش شروع ہو گئی۔ اور بنی اسرائیل چلانے والے سانپوں کی تاب نہ لا سکے۔ پر موسیٰ کے پاس فریاد کی اور موسےٰ نے خداوند سے دعا کی اور خداوند نے موسےٰ کو حکم دیا کہ وہ ایک صلیب بنا دے اور اُس پر ایک پیتل کا سانپ بنا کر لٹکا دے۔ تاکہ جو کوئی اس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرے وہ زہر سے بچ جائے سانپ کا ڈسا زہر سے مر نہیں جائیگا سانپ کا زہر اثر نہیں کریگا۔ گنتی ۲۱: ۷ سے ۹ تک

دل کی قربانی

جب ہم آگے بڑھیں تو خداوند کے کلام سے ہم کو اور عجیب طرح کی روشنی ملتی ہے۔ خداوند فرماتا ہے مجھ کو مینڈھوں اور بکریوں کی قربانی کی کثرت سے کیا کام یہ ایک عجیب نظارا ہے یسعیاہ نبی کی کتاب ۱: ۱۰ سے ۵ آ تک

اصل قربانی

یسعیاہ نبی اپنی کتاب کے ۵۳ باب میں اصل قربانی کی تصویر کھینچتا ہے اور قربانی کے اثر کو پیش کرتا ہے کہ ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں۔ ۱۰ آیت میں یوں مرقوم ہے۔ لیکن خداکو پسند آیا کہ اس کو کچلے۔ اُس نے اسے غمگین کیا۔ جب اسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اُس کی عمر دراز ہوگی۔ اصل قربانی ایک حقیقت کا اثر رکھتی ہے۔ وہ اصل قربانی خداوند یسوع مسیح ہے۔

خداوند مسیح اپنے شاگردوں کی طرف مخاطب ہوکر یوں بلند آواز سے فتح کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ کہ اگر گیہوں کا دانہ زمین میں گر کے مر نہ جاوے تو اکیلا رہتا ہے۔ ایک دانہ کی موت میں کئی زندگیوں کی حیات ہے۔ یوحنا ۱۲: ۲۴۔ پر دوسری جگہ یوں درج ہے۔ دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا کہ دیکھو خدا کا برہ جہان کے گناہ اُٹھائے جاتا ہے۔ یوحنا ۱: ۲۹ آگے بڑھکر رسول مقبول یوں فرماتے ہیں اور جس طرح موسےٰ نے بیابان میں سانپ کو بلندی پر رکھا۔ اسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جاوے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔

خداوند کا عجیب پیار

ہم حضرت ابراہیم کی قربانی کی نسبت جب بیان کر رہے تھے تو ہماری عقل دنگ تھی کہ جس شخص کا ایک ہی بیٹا ہو اور وہ بڑھاپے کا پھل اُس کو خداوند قربانی کیلئے مانگے اور باپ کو حکم دیوے کہ اپنے بیٹے پر خود چھری پھیرا اور ذبح کرا دے باپ خندہ پیشانی بخوشی تمام قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاوے اپنے اکلوتے کو لکڑیوں پر لٹا دیوے اور چھری تیز اُس کی گردن پر رکھے۔ مشکل سے ایسا ایماندار دنیا میں نظر آسکتا ہے۔ صاحبو یہ دنیا میں ایک عجیب موثر قربانی خدا کے روبرو پیش کی گئی ہے۔ قربانی کے بعد فوراً یہ لفظ حضرت ابراہیم کے نام کے ساتھ اضافہ ہوا۔ یعنے۔ ایمانداروں کا باپ یوحنا رسول کیا فیصلہ دیتا ہے۔

خدا کا عجیب پیار

خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ خداوند مسیح اپنی بابت خود فیصلہ دیتے ہیں کہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے لئے فدیے میں دے۔

صلیبی فدیہ کا اثر اسی وقت

تھوڑی دیر پہلے صلیب کے پاس مخالف ہوا چل رہی تھی۔ لیکن جان دینے کے بعد وہی مخالف آواز چلا اُٹھے کہ سچ مچ یہ خدا کا بیٹا ہے۔ متی ۲۷: ۵۴

خداوند مسیح کی عجیب محبت

خداوند مسیح کی عجیب محبت جو صلیب میں ہم کو نظر آتی ہے عجیب کشش و قدرت رکھتی ہے۔ جب ہم بغیر تعصب اور سنجیدہ روح کے ساتھ صلیب کو دیکھتے تو ہم پر عجیب اثر ہوتا ہے اس موقعہ پر ایک مثال کو پیش کرنا خالی از فایدہ نہ ہوگا۔

مثال۔ ایک سکول میں ایک لڑکا از حد شریر اور دوسرے طالب علموں کے لئے بدنمونہ اور بد اثر رکھتا تھا۔ ہیڈ ماسٹر اور دیگر اُستادوں نے ہرچند کوشش کی کہ وہ طالب علم شرارت کو چھوڑ دے۔ لیکن وے کامیاب نہ ہوئے آخر دو درجن بید کا حکم ہوا۔ جب وہ ٹکٹکی پر باندھا گیا تو کسی دوست نے اُس کو کمزور جان کر اُس کے بڑے بھائی کو جو شاہزور اور جسیم نوجوان تھا خبر دی۔ بڑے بھائی کی محبت نے بھائی کے عوض اپنے آپ کو

پیش کیا اور کہا جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اگر آپ میرے بھائی کے بدلے مجھ کو سزا دیویں اور میرا بھائی میرے پاس کھڑا ہووے اور اس محبت کے تمام نظارے کو دیکھے تو آپ خداوند کی عجیب فتح دیکھیں گے۔ ہیڈ ماسٹر اس حقیقت کو سمجھ گیا اور فوراً بڑے کو سزا دینا شروع کیا جب بڑا بھائی بیدوں کی برداشت نہ کر سکا تو زور کے ساتھ چلا اُٹھا اور اِدھر چھوٹا بھائی چلا اُٹھا جب بید اور جسم پر پڑنے لگے تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا اور دوسری طرف چھوٹا بھائی بھی بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اب یہاں غور کرنے کی جا ہے کہ بید تو بڑے بھائی کے جسم پر پڑے لیکن چھوٹا کیوں بے ہوش ہو کر گر گیا عقل سلیم اس کو قبول کرتی ہے کہ وہ بید جو بڑے بھائی کے جسم پر لگے چھوٹے بھائی کے دل پر لگے اور گہرے طور پر لگے۔ اس عجیب محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹا بھائی بچ گیا۔ اُس کی زندگی ہمیشہ کے لئے تبدیل ہوئی اور وہ لڑکا اپنے سکول میں ایک نیک نمونہ بن گیا۔ خداوند مسیح کی عجیب محبت جو بیان کرنے سے باہر ہے۔ جب ہم پاک صلیب کے پاس جا کر نیک نیتی اور سنجیدہ دل کے ساتھ اس محبت کو دیکھیں تو ہم اُس وقت اپنے گناہوں کو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور اس صلیب کی روشنی میں ایسے صاف ہمارے گناہ ہم کو نظر آتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں سے شرمسار ہو کر وہیں صلیب کے پاس گر جاتے ہیں۔ خداوند مسیح کی عجیب محبت جو کفارہ میں ہم کو دکھائی دیتی ہے ہم پر ایسا بھاری اثر ڈالتی ہے کہ ہماری بد زندگی روحانی زندگی بنجاتی ہے اور آئندہ زندگی روحانی زندگی میں ترقی کرتی رہتی ہے۔

حاضرین۔ یہ مضمون ایسا لمبا اور پر محبت مضمون ہے کہ اگر خداوند کے کلام کو نیک نیتی کے ساتھ مطالعہ کریں اور اسی مضمون پر چند ہفتے صرف کریں تو مطالعہ کے اندر ہی ہمارا ناپاک دل بے پرواہ اور سخت دل تبدیل ہو جاتا اور پھر ہم اس کفارہ کو محبت کی نگاہ سے سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ نہ صرف محبت کی نگاہ سے دیکھتے۔ بلکہ کفارہ کے غلام بنجاتے ہیں۔

آخر میں حاضرین سے ملتجی ہوں کہ تعصب اور چہ میگوئیاں چھوڑ کر خداوند کو حاضر جانکر توریت شریف اور انجیل شریف کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ دعا کے ساتھ کریں۔ پھر یقیناً آپ اس مبارک محبت کو جانینگے اور یہ محبت آپ کو گناہ کی غلامی سے آزاد کریگی۔ خداوند آپ لوگوں کو توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

تابعدار خادم انجیل جلیل چنن خاں از لاہور

ٹیکسلا میں مشن کا کام

مسیح کے خادموں کا ٹیکسلا میں پہنچنا

۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر بورن صاحب گارڈن مشن کالج کے لیٹ پروفیسر جو کہ مشن کی طرف سے مقرر کئے گئے تھے۔ وہ ارادہ رکھتے تھے کہ سرحدی علاقہ میں مسیح کے جلال ظاہر کرنے کی ازحد ضرورت ہے اور انہوں نے اس بات کو مدنظر رکھ کر سارے سرحدی صوبے میں دورا کیا۔ اُنکا اصلی مدعا یہ تھا کہ لوگوں کو انجیل بشارت کسی ذریعے سے پہنچائی جاوے اور انہوں نے محسوس کیا کہ ہسپتال کے ذریعہ سے ہم دو طرح کی خدمتیں کر سکتے ہیں۔ ایک جسمانی کہ لوگوں کو طرح طرح کی بیماریوں سے نجات دلانی اور دوسرے روحانی یعنے گنہکار روحوں کو ان کے گناہوں سے نجات دلا کر مسیح یسوع کے قریب لانا جو کہ ہم گنہگاروں کی خاطر قربان ہوا اور جو خدا کے قریب تھا اور مجسم ہو کر ہمارے قریب آیا اور جو ہمیں گناہوں سے نجات دلا کر خدا کے قریب پہنچاتا ہے اور اسی بات کو مدنظر رکھکر کہ یہاں ایک ہمیشہ کی زندگی کے پانی کا چشمہ ہو جس سے دریا اور نہریں نکلکر وزیرستان اور کابل اور اور ملکوں کو سیراب کریں اور خداوند مسیح کا یہ حکم پورا ہو کہ جاؤ اور انجیل کی بشارت ہر ایک بشر کے سامنے پیش کرو۔ اسی بات کو سوچکر ۱۹۰۸ء میں ولایت کو واپس جا کر میڈیکل کالج میں تعلیم پانے لگے۔ اور ۱۹۱۴ء میں اُنہوں نے ایم ڈی کے کورس کو ختم کیا اور ہندوستان میں آئے۔ اور سندھ میں ہسپتال کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن خدا کی مرضی اُن کے لئے کچھ اور ہی تھی۔ اُن کو مشن کی طرف سے سرحد میں ہسپتال کھولنے کے لئے پورا روپیہ نہ ملا اور وہ اُسی ملک میں کسی اور علاقہ میں مسیح مصلوب کا جلال ظاہر کرنے کے لئے چلے گئے لیکن امریکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن نے اس اعلیٰ خیال کو نہ بھلایا اور انہیں سالوں میں سرحدی ہسپتال کے لئے روپیہ اور کارندوں کو تیار کرتے رہے ۱۹۱۶ء میں ڈاکٹر جے۔ جی مارٹن صاحب ایم ڈی کا کورس ختم کر کے فارن بورڈ کی طرف سے پنجاب کی کلیسیا کی خدمت کے لئے روانہ کئے گئے۔ اور ڈاکٹر صاحب پنجاب میں آکر مشن کی طرف

سے خدا کی خدمت میں کسی جگہ لگائے گئے۔

اور اسی عرصہ میں وے سرحدی ہسپتال کی بابت سوچتے رہے اور پنجابی زبان کو اچھی طرح سیکھتے رہے اور کچھ عرصہ تک اُنہوں نے سی ایم۔ ایس مشن سرینگر کے ہسپتال میں سرجن کا اعلیٰ کام کیا۔ اسی عرصہ میں مشن کی ایک کمیٹی نے اس خاطر دورہ کرنا شروع کیا کہ سرحد کی کسی جگہ میں ہسپتال کے واسطے زمین خریدی جاوے۔ دورہ کے ختم ہونے پر اُنہوں نے ٹیکسلا کی سرزمین کو اس کام کے واسطے مخصوص کیا۔ کیونکہ تواریخوں سے معلوم ہوا کہ یہ شہر ایک مشہور دارالخلافہ تھا اور مشہور بادشاہ کا شہر تھا۔ لہذا کمیٹی نے مشن کے پاس درخواست کی کہ یہ جگہ پسند کی گئی ہے۔ یہ جگہ راولپنڈی سے بیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اس جگہ سے ریلوے لائن ہری پور۔ حویلیاں اور ایبٹ آباد اور ریاست کشمیر پہاڑ کی طرف جاتی ہے اور وہ علاقہ بھی نزدیک ہے۔ اور یہ علاقہ سوم مشن کی فیلڈ کے نزدیک ہے اور گولڑا سے گاڑی تبدیل ہوکر میانوالی کی سوم مشن فیلڈ میں جاتی ہے اور یہ علاقہ بھی نزدیک ہے۔ اور حسن ابدال اور کیمبلپور۔ اٹک۔ نوشہرہ پشاور بھی نزدیک ہیں۔ مطلب یہ کہ یہ جگہ مشہور اور درمیان میں واقعہ ہے۔ اس جگہ سے بالکل نزدیک سیمنٹ کمپنی جو کہ پہاڑ سے سیمنٹ نکال رہی ہے جس میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں آباد ہے

اصلی مقصد

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ جگہ ہسپتال کے لئے مخصوص کی گئی۔ اور ۱۹۲۱ء میں زمین خریدی گئی اور ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں عمارتیں تعمیر ہونی شروع ہوئیں اور اب تک دو کوٹھیاں اور ایک (آوٹ ڈور ڈسپنسری) اور شاگرد پیشہ لوگوں کے رہنے کے لئے جگہ تیار کیگئی اور پرائیویٹ وارڈ کے بننے کی تیاری ہے اور کئی ایک جنرل اور پرائیویٹ وارڈ اور لیبوٹری ونرسنگ ہوم ہندوستانی ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے رہنے کے لئے جگہ تیار کیجارہی ہے زمین کافی خریدی گئی ہے۔ میرا اصلی مقصد یہ ساری ہسٹری سنانے کا یہ ہے کہ جس حال کہ دوسرے ملک کے مسیحیوں کو مسیح کی محبت نے مجبور کیا ہے کہ وہ ہمارے ملک میں آویں اور ہمارے ملک کے غیر نجات یافتہ روحوں کی نجات کا وسیلہ ٹھہریں۔ کیا ملک کے ہندوستانی بھائی اس اپنے ملک کے لئے بہتری نہیں سوچ سکتے۔ آؤ آج ہم ان بھائیوں کی جو کہ ہمارے ملک میں مسیح یسوع کا کلام سنانے کے لئے آئے ہیں مدد کریں اور ہاتھ بٹائیں

مدد کیا ہونی چاہئے

جیسا کہ مشن نے ہزاروں ڈالر خرچ کرکے اس جگہ کی عمارتیں تعمیر کرانی شروع کی ہیں۔ اور دو لائق ایم۔ ڈی سرجن بھی بھیجے ہیں ایسی طرح ہندوستان کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اس ہسپتال کی مدد تن من دھن سے کریں میرے خیال میں اس وقت زیادہ ضرورت دھن کی محسوس ہورہی ہے سوچاہیئے کہ دھن سے مدد کی جائے۔ کیونکہ یہ ہسپتال زیادہ تر ہندوستانیوں ہی کے فائدہ کے لئے ہے۔ تو کم از کم ہندوستان کی طرف سے ایک وارڈ ہونا لازمی امر ہے۔ تاکہ اہل امریکہ بھی خیال کریں کہ ہندوستانی کلیسیا بھی اُن کی اس اعلیٰ خدمت کے ساتھ دلچسپی رکھتی ہے اور مالی مدد بھی کرنے پر تیار ہے۔ اس پر اہل امریکہ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک وارڈ پر کم از کم دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ جس کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ روپیہ جمع کرنے کے لئے ماہ ستمبر میں ایک کمیٹی مقرر کی جاوے گی اور کمیٹی کے عہدے دار چنے جانے پر قوم کو اطلاع دی جاویگی۔ اور کارسپونڈنگ سیکرٹری کی طرف سے قوم کے کانوں تک ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی جاویگی جو کہ بڑی آسانی سے ہوسکتا ہے یعنے ملک ہندوستان کی ہر ایک مسیحی کلیسیا کو خواہ وہ کسی مشن کی ہو کارسپونڈنگ سیکرٹری کی طرف سے بمعہ رسید بکس بھیجے جاوینگے اور ہر ایک مسیحی خاندان کا فرض ہے کہ کم از کم ایک ایک روپیہ ضرور اس امدادی فنڈ میں بھیجیں جو کہ قوم کے فائدہ کے لئے ہے۔ رسیدیں نوٹوں کی طرح ایک ایک روپیہ۔ پانچ پانچ اور دس دس روپیہ کی ہونگی جس پر کمیٹی کے سپرنٹنڈنٹ کے دستخط ہونگے۔ یا کمیٹی کی طرف سے اس سے آسان طریقہ سوچا جاویگا۔ یہ ساری باتیں کمیٹی کے قائم ہونے پر عمل میں لائی جاوینگی اور جتنا روپیہ ہندوستان سے جمع ہوگا خواہ وہ زنانہ مشنری سوسائٹیوں کی طرف سے خواہ کسی اور ذریعہ سے ہو۔ اسی کمیٹی کے حکم سے خرچ کیا جاویگا۔ سو سوسائٹیوں کو چاہیئے کہ کمیٹی کا عہدیدار چنے جانے کی جس وقت اطلاع ملے خزانچی کے نام روپیہ روانہ کرنا شروع کردیں۔ جو دوسرے ملکوں سے روپیہ جمع ہوکر اس

ہسپتال میں آدےگا وہ نارن بورڈ کے ذریعہ سے خرچ ہوگا۔ عمارت سے جو روپیہ بچیگا اُس کو کمیٹی کے خزانچی کی معرفت بنک میں جمع کیا جاویگا۔ اور اس کے سود میں سے ہسپتال کو سالانہ گرانٹ اور جو اسٹاف ہندوستان کی کمیٹی کی طرف سے ہوگا اُن میں خرچ کیا جاویگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے قومی بھائی اس امدادی کام میں ہر قسم کی امداد کرینگے مضمون نویس بھائی اس کے لئے اعلٰے اعلٰے مضمون تیار کرکے امداد کرینگے۔ کمیٹی ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں سیالکوٹ کنونشن کے دنوں میں منعقد ہوگی۔ کمیٹی کی منظور شدہ کارروائی کی رپورٹ آپ لوگوں کی نظروں سے گذرانی جاویگی۔

آپ کا مسیح میں خادم۔ سوہن سنگھ سیدپوا
ٹیکسلا ہسپتال۔ ٹیکسلا پنجاب

پنجابی مسیحیوں کے لئے ایک اور موقع

نہایت خوشی کی خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ٹیریٹوریل فورس بنانے میں فی الحال دوسو پنجابی مسیحیوں کے لئے جگہ رکھی ہے اور مسٹر ایس پی سنگھا صاحب سکرٹری وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ وارث روڈ لاہور کو رکروٹنگ افسر مقرر کیا ہی جو مسیحی جوان اس فوج میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں وہ جلد اپنی درخواستیں مسٹر سنگھا صاحب کے پاس روانہ فرمائیں۔ درخواست کنندگان یا تو وہ جوان ہوں جو پیشتر فوج میں بھرتی تھے۔ یا پڑھے لکھے جوان ہوں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے

خبریں

ترکوں کی مزید فتوحات

وزارت یونان کا استعفٰے

ایتھنز ۹ ستمبر۔ وزارت یونان مستعفی ہوگئی ہے یونانیوں کی ایک سرکاری اطلاع میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جنرل ٹریکوپس اور جنرل ڈیجی نس اور چار جرنیل گرفتار کرلئے گئے ہیں اور جنرل پولی مینکس نیا کمانڈر انچیف مقرر ہوا ہے۔ یونانی اپنی فوج کو از سر نو مرتب کر رہے ہیں۔ اس طور پر کہ پہلی فوج کے چار ڈویژنوں کو دوسری کور کے چار ڈویژنوں میں شامل کر رہے ہیں

یونانی کمانڈر انچیف کس طرح گرفتار ہوا

ایڈرنا سے خبر آئی ہے کہ جنرل ٹریکوپس اپنے تمام جنرل سٹاف کے ساتھ بے فکری کے ساتھ روائی کے منصوبے باندھ رہا تھا کہ ناگہانی طور پر سنتری نے آکر اطلاع دی ترک رسالے آپہنچے ہیں۔ اور اس طور سے آناً فاناً میں سارا اسٹاف گرفتار ہوگیا۔

سمرنا کی حالت

سمرنا ۷ ستمبر۔ یہاں حالت نازک ہوتی جاتی ہے۔ کئی برطانوی خاندان روانہ ہوگئے ہیں امیر البحر بروک نے کئی تجارتی جہاز انگریزوں کے سپرد کردیئے ہیں اور انگریزی رعایا کے جہازوں پر چڑھتے ہوئے حفاظت کرنے کے لئے بھی تباہ کن جہاز کھڑے کردیئے ہیں۔ یونانی فوج دنزلسٹ افسروں کے ساتھ تھریس سے آگئی ہے۔ اس لئے یونانیوں کو امید ہے کہ وہ ترکوں کی پیشقدمی کا مقابلہ کرینگے۔ باقیماندہ فرانسیسی بیڑا آج رات کو آنے والا ہے +

مال غنیمت

پیرس ۹ ستمبر۔ ادانا کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی فوجیں بحیرہ ایجین تک پہنچ گئی ہیں۔ غالباً سمرنا کے جنوب میں اور میگنیشیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اُنہوں نے اب تک ۴۰۰ توپیں گیارہ ہوائی جہاز اور ۲ ہزار کلدار توپیں حاصل کی ہیں۔

ایشیائے کوچک خالی کرنیکی تجویز

ایتھنز ۸ ستمبر کہا جاتا ہے کہ ایشیائے کوچک کے خالی کرنے کا حکم ابھی نہیں دیا گیا۔ لیکن جنرل اسٹاف اس مسئلے پر غور کر رہا ہے۔ اتحادیوں کے سفیروں نے وزیر خارجیہ یونان سے کہا کہ سمرنا میں یونانی فوج کوئی ظلم نہ کرے۔ کیونکہ اس صورت میں کمال فوج انتقام پر آمادہ ہوجائیگی۔

برطانوی رعایا مالٹا کو

لنڈن ۸ ستمبر۔ لنڈن میں بیان کیا گیا ہے کہ سمرنا کے برٹش جہاز برطانوی رعایا کو مالٹا اور سائپرس لے جا رہے ہیں اور انگریز حکام ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کے مفاد کی حفاظت بھی کر رہے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو مدد بھی کرینگے۔

فیلڈ مارشل لارڈ پلومر گورنر مالٹا قسطنطنیہ کو جا رہے ہے۔ سمرنا میں مال کے بیمہ کی شرح سو فیصدی ہوگئی ہے۔

برطانوی مجلس وزرا کا اجلاس

لنڈن ۷ ستمبر۔ اناطولیہ میں کمالیوں کی کامیابی قسطنطنیہ اور دردانیال کے مستقبل کے متعلق ایک نیا سوال پیش ہوگیا ہے فرانس اور برطانیہ کے اخبارات اسی مسئلے پر بحث کر رہے ہیں۔ بعض فرانسیسی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ دردانیال اور باسفورس

ترکوں کو دے دینے چاہئیں۔ لیکن پیرس کی تازہ خبر یہ ہے کہ فتحمند ترکوں نے جو شرائط پیش کی ہیں۔ فرانسیسی انہیں سُن کر گھبرا اُٹھے ہیں۔ اتحاد صغیرہ یورپ میں ترکوں کی توسیع مُلک گیری کے سخت خلاف ہے انگریزی اخبارات آبناؤں کے آزاد رہنے پر زور دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر یونانیوں اور ارمنی عیسائیوں کی حفاظت نہ ہو سکے گی۔ وہ لکھتے ہیں کہ یورپ میں ترکوں کو کوئی علاقہ نہ ملنا چاہئیے۔ لارڈ کرزن بیرونجات سے جلدی سے آج لندن پہنچے اور مجلس وزرا کے جلسے میں شریک ہوئے جس میں مشرق قریبہ کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وزارت نے یہ فیصلہ کیا کہ سردست دخل دینے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ترکوں کا دھاوا سمرنا پر

لندن، ستمبر۔ آثار پائے جاتے ہیں کہ یونانی سمرنا کے باہر ترکوں کے حملے رد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں خبر آئی ہے کہ شہر مینیسا اور کسابا میں آگ لگی ہوئی ہے۔ برٹش بحری فوج گیس کے کارخانے اور سمرنا میں ترکوں کے قومی بنک کی حفاظت کر رہی ہے۔

قسطنطنیہ، ستمبر۔ یونانیوں نے دردانیال کے ایشیائی ساحل پر چند علاقے خالی کر دیئے ہیں۔ ترکوں کی فوج جندرمہ کا ایک دستہ وہاں قیام امن کے لئے بھیجا گیا ہے۔

یونان ایشیائے کوچک خالی کرنے کو تیار ہے

اتحادیوں نے انگورہ گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ یونانی ایشیائے کوچک کو اس شرط پر خالی کرنے کو تیار ہیں کہ التوائے جنگ بہت جلد منظور کیا جائے۔

گرفتار شدہ یونانی جنرل انگورا میں

انگورا کا ایک پیغام مرادی ہے کہ یونانی کمانڈر انچیف ٹریکوپیس اور چند دیگر یونانی جنرل جو ۲ ستمبر کو پکڑے گئے تھے ان کو کمالیوں کے ہیڈ کوارٹر میں لے جایا گیا۔ جہاں وہ مصطفےٰ کمال پاشا کے مہمان ہیں۔ کمالیوں کی فوج سلیقی میں پہنچ گئی ہے ترکوں کے ۲۲ ہزار سوار رنڈیشتی کو فتح کرنے کے بعد سمرنا کو گئے ہیں۔ جہاں وہ چند روز میں پہنچنے والے ہیں۔

سیالکوٹ کنونشن

امسال سیالکوٹ کنونشن کا جلسہ ۲۲ ستمبر کی شام سے شروع ہوگا۔ اور ۲۸ ستمبر کی صبح کو ختم ہوگا۔ حسب معمول لائق اور رُوح سے معمور بزرگ اور خدا رسیدہ واعظ نصیحت کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اگرچہ سب چیزیں گراں ہیں۔ لیکن کوشش ہو رہی ہے کہ چیزوں کے نرخ ایسے حساب سے باندھ دیئے جائیں کہ حاضرین جلسہ پر بار نہ ہوں مستورات کے لئے رہائش کا انتظام سی۔ ٹی۔ آئی کی عمارات میں ہوگا اور آدمیوں کے لئے خیموں میں بندوبست ہوگا۔ اگر کسی کے پاس تمبو ہو اور وہ اُس کو لا سکیں تو بڑی آسانی سے اُن کو لگانے کی جگہ مل جائیگی۔

کنونشن کا مضمون ہے "خدا کے لوگ" ایطرس ۲:۹-۱۰ وطیطس ۲:۱۴ استدعا ہے کہ جو کنونشن میں دلچسپی رکھتے ہیں اور پنجاب کی کلیسیا میں بیداری دیکھنے کے خواہشمند ہیں اپنی دعاؤں میں کنونشن کو یاد رکھیں رہائش اور دیگر معاملات متعلقہ سیالکوٹ کنونشن کے لئے سیکرٹری سیالکوٹ کنونشن بارہ پتھر سیالکوٹ سے خط و کتابت کریں ✠

اشتہار

اشتہار

(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے) الہامی مذہب کے نام سے کتابیں ہیں۔ کسی اور براعظم میں نہ تو نازل ہوئیں اور نہ تصنیف ہوئیں۔ یہی سبب ہے کہ ہمارے غیر مسیحی ہندو مسلمان بھائی اب تک اپنے اپنے مذہبی خیالات کو باوجود اس کشادبازاری کے اُسی پیرایہ میں محفوظ رکھتے ہیں اور موجودہ اور آنیوالی پُشتوں کے لئے ہمیشہ ذخیرہ روحانیت جمع کئے رہتے ہیں۔ جو خداوند کریم نے کُل دُنیا کے لئے موزوں اور مناسب سمجھا کہ وہ اسی آفتاب صداقت کے نُور سے جو ہمو دیہ دیس میں طالع ہوا روشن ہوں۔ اب شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے دیسی مسیحی بھائیوں نے غلطی سے اپنی دینی ہو خواہ دنیوی دونوں تعلیموں کو مغربی سانچہ میں ڈھالنا شروع کیا اور اس سے سوائے کسی قدر مادی ترقی کے روحانی فائیدہ سے اُن کا دامنِ امید خالی رہا اور یہی باعث ہے کہ ہمارے مسیحی بھائی خواہ بوڑھے ہوں خواہ جوان خواہ بچہ مرد ہوں یا عورت سب کے سب روحانی طریق مسیحیت سے کم دلچسپی رکھتے ہیں ؎

ترسم نرسی بناصرت اے عیسائی
کیں رہ کہ تو میروی بانگلستان است

اس سے ہم نے نہ صرف اپنا ہی نقصان کیا۔ بلکہ مسیحی علم ادب کے ذخیرہ کو اپنے ایشیائی مذاق میں نہ لے آنے کے سبب سے اُن تمام غیر مسیحی ہندو مسلمانوں کو جو ۳۰ کروڑ سے کم نہیں مسیح مصلوب کے پاس آنے سے روک دیا۔ صرف اتنی بات پر کہ مغربی طرزِ تعلیم کو جزو ایمان سمجھ کر کبھی اپنے عمل سے خارج نہ کرینگے۔ اس گناہ کا کفارہ میری سمجھ میں سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ اپنی انگریزیت کو ان بھٹکے ہوئے بھائیوں کی خاطر سے خداوند کی صلیب پر چڑھا دیں تاکہ ایک نہایت نامی اور سیانے ہوئے لیڈر کی اس اعتراض کے نشانہ نہ ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ مقدس بائیبل پاک اور مقدس مسیحی مذہب پاک۔ مگر تم نے برائے پیشیزے چند اپنا دین اپنا ایمان۔ اپنی بی بی اپنے بچوں اپنے وطنیت کو مغربی فیشن کے ہاتھوں فروخت کر ڈالا۔ کاش کہ تم اپنے گرجہ اپنی پوشاک کو اپنے دیس کے نمونہ پر بناتے تب لوگوں کو انجیل سُناتے اور ۱۰ برس کی خدمت کے نتیجہ میں وہ حاصل ہوتا جو ۱۰۰ برس کی سعی لاحاصل میں کھو بیٹھے۔ خداوند کا شکر ہو کہ عین وقت پر جبکہ نوبت بجاں وکارد باستخواں اور ہماری کشتی ہماری لاپروائی کے دریائے قلزم میں غرق ہونے کو تھی۔ اُس نے جناب پادری احمد شاہ صاحب شائق۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس کو بیدار کیا کہ اُنہوں نے اس حالت ناگفتہ بہ کو دیکھ کر اس بات پر کمر باندھی کہ خواہ کتنی ہی دماغ سوزی کیوں نہ کرنی پڑے۔ اور خواہ کتنا ہی روپیہ کیوں نہ خرچ ہو مسیحیوں اور ہندو مسلمانوں کے واسطے مسیحی علم ادب کا ذخیرہ نظم میں مہیا کریں تاکہ اُسے دیکھ کر ہندو مسلمان باور کرلیں کہ مسیحی بھی نرے کورے کورے عیسائی نہیں ہیں۔ اِن میں بھی کچھ ہیں ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

پادری صاحب نے اس میں بہت کچھ فراہم کرلیا ہے جو اپنے وقت پر جب خداوند کی مرضی ہو پبلک میں آجائیگا۔ فی الحال اس میں کا یہ ایک منظوم رسالہ مرد غمناک ۴۸ صفحہ کی ضخامت کا چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کی ترتیب خوب ہے۔ ہر ایک نظم مرغوب ہے جو راگ ہے وہ نہایت دلپسند ہے مسیح مصلوب کی جیتی جاگتی زندہ اور بولتی تصویر ہے۔ لیکن خداوند کی ذات بے عیب ہے اس میں بعض اقسام کے سقام بھی رہ گئے ہیں۔ غالباً اس کا سبب یہ ہوا ہوگا کہ مترتب ذی وقار اپنے فرایض منصبی کی ادائگی سے اس قدر فرصت نہ پاسکے کہ عروضی کے نقطہ نظر سے ان عیوب کے دور کرنے میں یا تو خود ہی تکلیف گوارا فرماتے یا کسی اور صاحب سے جو اس فن میں مہارت رکھتا استمزاج فرما لیتے۔ مگر ہم کو پوری امید ہے کہ دوسری اشاعت میں یہ شکایت بھی رفع ہوجائیگی۔

غرضکہ اس رسالہ کی قیمت باوجود عمدہ چکنے کاغذ اور عمدہ چھپائی اور ۴۸ صفحہ کی ضخامت کے صرف ۴ ہے محصولڈاک ارکل ۵ بھیجکر مترتب صاحب موصوف سے ذیل کے پتہ سے منگا کر دیکھنا چاہیئے۔ اگر ہم خرما و ہم ثواب کا لُطف حاصل نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ پتہ یہ ہے

کرائیسٹ چرچ کان پور

راقم۔ کیدار ناتھ مننت سکینہ از کانپور

میں ہمیشہ خداوند کے حضور میں رہونگا

نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ راجپوتانہ پریسبیٹرین کلیسیا کے بزرگ پاسٹر دیوی رام میلوول صاحب چند دنوں تک بیمار رہ کر تاریخ ۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کو ۷ بجے صبح کے وقت خداوند میں سوگئے اور خداوند کی حضوری میں ابدی خدمت کے لئے جا پہنچے اور اپنے عزیزوں اور تمام راجپوتانہ کے مسیحیوں کو چند روزہ جُدائی کے رنج میں چھوڑ گئے آپ ۱۸۸۳ء میں بریلی علم الٰہی کے مدرسہ سے سند

حاصل کرکے آئے اور ۱۸۹۲ء میں نصیر آباد کی کلیسیا کے پاسبان ہوئے اور قریب بارہ برس تک یہ خدمت کرتے رہے اور ۱۸۹۸ء میں آپ نے اجمیر کی کلیسیا کی بلاہٹ قبول کرلی اور اپنی زندگی کے آخری دنوں تک آپ یہاں خدمت کرتے رہے۔ دعا ہے کہ خدا مرحوم کے پس ماندگان کو تسلی عطا فرماوے آمین۔

سوائی رام

محاذ جنگ کی آمدہ خبروں کے مطابق یونانی فوج بالکل تباہ ہوگئی ہے۔ یونانی صلح کے لئے یورپ کی طاقتوں سے ملتجی ہیں*

بزنگ ہائی سکول ٹبالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجاگھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء بپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں +

المشتہر:- پرنسپل بزنگ ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

نورافشاں کے نامہ نگار صاحبان ہر ماہ ایک مضمون ضرور ارسال فرمائیں ورنہ اخبار کی قیمت لی جائیگی۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن ایڈیٹوریل کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداراں ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ پادری سی ایچ منڈی بی ایس سی ایڈیٹر و منیجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یوپی سے طلب کرسکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اُردو کی پہلی کتاب ۲ر　رومن پنجابی پرائمر ۱ر
〃 دوسری ۳ر　تیوہار اسلام میں مسیح ۱ر
صحت جسمی کا تیرتھ ۸ر　ویدوں کی اصل ۳ر
مسئلہ التخلیق ۸ر　دو سوال ۳ر
صراط المستقیم ۸ر　ینابیع القرآن ۳ر

المشتہر منیجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نورافشاں

سالانہ قیمت۔ ہندوستان کے حدود کے اندر ہے
غیر ممالک سے للعہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ½ حصہ	ہ	عہ	عہ
چوتھائی کالم	عہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	ہعہ
پورا کالم	للعہ	ہعہ	ما
پورا صفحہ	ما	اعہ	سا

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۲ؔ سے کم نہ لیا جائیگا

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری فیس کا ⅔ ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالبعلم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حسب گنجائش عہ سے ماہانہ تک کرو کر ول عہ سے عہ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

مژدہ

منیجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اُس کا پتہ منیجر کے دفتر میں بھیجدیوے اور اُن کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔ منیجر نورافشاں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +